خلافت لائبریری ربوہ

بدھ | 15-اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 228 | بدھ 11 جمادی الثانی-1418ھ 15 اخاء 1376 ہش 15 اکتوبر 1997ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جماعت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے بد نظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے، جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے، اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 280)

کلام الٰہی کی تعلیم ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور ذرہ ذرہ اس کے آگے ہے اور اس نے ایسی تعلیم دی ہے، جو انسانی قویٰ کی تکمیل کرتی ہے اور عفو اور انتقام کو محل اور موقع پر رکھنے کے واسطے اس سے بڑھ کر تعلیم نظر نہیں آئے گی۔ اگر کوئی اس تعلیم کے خلاف اور کچھ پیش کرتا ہے تو وہ گویا قانون الٰہی کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ بعض طبائع طبعاً عفو چاہتی ہیں اور بعض مار کھانے کے قابل ہوتی ہیں۔ سب عدالتیں (کلام الٰہی) کی تعلیم کے موافق کھلی رہ سکتی ہیں۔ اگر انجیل کے موافق کریں، تو آج ہی سب کچھ بند کرنا پڑے اور پھر دیکھو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ انسان انجیلی تعلیم پر عمل کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ دو نمونے علمی اور عملی تقویٰ کے ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 291)

دعوت الی اللہ کا مقصد امن کا قیام ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہر وہ چیز جو خدا کے قرب پر منتج ہو جس کے نتیجے میں خواہ نفس اللہ کے قریب آئے یا لوگ اللہ کے قریب آئیں وہ ہر کوشش (جدوجہد) ہے۔ تو (جدوجہد) کا مرکزی معنی کوشش کا ہے اور (دینی) اصطلاح میں وہ کوشش جو خدا کے قریب کرے اسے (جدوجہد) کہتے ہیں۔ اور دعوت الی اللہ کا مقصد کیا ہے۔ اس کا مطلب جنگ اور فساد نہیں ہے بلکہ امن کا قیام ہے۔ یہ دو آیات جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس مضمون کو نہ صرف بیان کرتی ہیں بلکہ درجہ کمال تک پہنچاتی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ (خدا کے راستے کی طرف بلاؤ) کے ارشاد میں اللہ نے فرمایا ہے اپنے رب کے رستے کی طرف بلاؤ ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر کیسے بلانا ہے، کیا مقاصد ہے، ان کے اوپر روشنی ڈالنے والی یہ آیت ہے۔ (اللہ امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے) یہ تو ممکن نہیں کہ اللہ سلامتی کی طرف بلا رہا ہو اور آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ جنگ ہو، آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ فساد ہو اور سلامتی کے برعکس ہو۔ تو اصل بلانا خدا کا بلانا ہے۔ وہی داعی الی اللہ ہے جو خدا کی آواز کے مطابق بلاتا ہے، جس طرف خدا بلا رہا ہے اسی طرف وہ بھی بلا رہا ہو۔ اس لئے اس دعوت الی اللہ کی تشریح ہے یہ کہ تم تو اللہ کی طرف بلا رہے ہو مگر یاد رکھنا کہ تمہارا بلاوا سلامتی کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ خدا کا بلاوا سلامتی کی طرف ہے۔ تو کیسے خدا کی طرف بلاؤ گے جب بلاؤ گے فساد کے رنگ میں اور فساد پیدا کرتے ہوئے اور ظلم کے ساتھ اور سفاکی کے ساتھ، تو خدا کی آواز اور ہوگی تمہاری آواز اور ہوگی۔ خدا ایک اور طرف بلا رہا ہوگا، تم ایک اور طرف بلا رہے ہو گے تو یہ دونوں باتوں میں انطباق نہیں ہوتا۔

(از خطبہ 15 نومبر 1996ء)

درخواست دعا

○ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ملتان کے والد محترم عبد القدیر خان صاحب شاہدرہ لاہور کے دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ 97-10-15 کو انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں متوقع ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور اپریشن کی مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری محمد عارف صاحب آف ادرحماں کو مورخہ 97-9-5 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "توحید احمد" عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم خواجہ تقی الدین قمر صاحب آف EPPELHEIM جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 8- اکتوبر 1997ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ بچے کا نام شیراز الدین قمر تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم خواجہ صفی الدین صاحب قمر انسپکٹر مال آمد ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد لطیف صاحب جنجوعہ ہائیڈل برگ جرمنی کا نواسہ ہے۔ اسی طرح نومولود محترم مولانا قمر الدین فاضل صدر اول خدام الاحمدیہ مرکزیہ (وفات یافتہ) کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ خداوند کریم نے اپنے فضل سے مکرم ضیاء الدین ناصر صاحب مقیم ہیمبرگ جرمنی کو مورخہ 97-10-4 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام جناح الدین عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رفیق احمد صاحب (بدوملہی) کا پوتا اور مکرم شیخ بشارت الرحمان ریلوے ٹریفک انسپکٹر لاہور (وفات یافتہ) کا نواسہ نیز حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب کپورتھلوی (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے باعمر، سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15 اخاء ... ہش   15 اکتوبر 1997ء

رشک اور حسد میں امتیاز

گزشتہ دنوں روزنامہ الفضل میں حسد اور رشک کے متعلق متعدد قارئین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں لغت کا بھی ذکر آیا اور متعدد جگہوں سے حوالے بھی دیئے گئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حسد اور رشک دو اتنے مستعمل الفاظ ہیں کہ اگر آپ کو لغت میں ان کے مروجہ استعمال سے الٹ معنے بھی ملیں تو عوام الناس اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر وہ غلط بھی ہیں تو ان کی غلطی ایسی ہی غلطی ہے جسے غلط العام کہا جاتا ہے۔ اور غلط العام غلط ہونے کے باوجود رائج رہتا ہے۔ لیکن یہاں تو غلط فہمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رشک اور حسد ہم اکثر استعمال کرتے ہیں اور دونوں میں پوری پوری تمیز کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ جب ہم رشک کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی کے پاس کوئی چیز ہم سے زیادہ اچھی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے پاس بھی رہے اور خدا تعالیٰ ہمیں بھی ویسی ہی چیز دے دے۔ بلکہ ہمیں اس سے بھی زیادہ دے۔ حسد اس بات کا نام ہے کہ کسی کے پاس کوئی خاص چیز ہم سے زیادہ اچھی ہے تو ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو یا ہم اس بات کا اظہار کریں کہ یہ چیز اس کے پاس تو نہ رہے ہمیں مل جائے۔ گویا اس کو محروم کر دیا جائے اور ہمیں وہ چیز عطا کر دی جائے۔ یہ حسد ہے اور اگر ان دونوں کا موازنہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رشک میں معاشرے کی بھلائی ہے اس کے پاس بھی چیز رہے اور میرے پاس بھی چیز آ جائے۔ دونوں اچھے معیار پر ہو جائیں۔ اگر معاشرے کے کسی حصے کو اچھے معیار سے گرا دیا جائے اور اس کی جگہ کسی دوسرے حصے کو سامنے لایا جائے تو یہ یقیناً معاشرے کی بہتری کا سبب نہیں ہو سکتا۔ حسد یہی ہے کہ دوسرے کے پاس کوئی چیز نہ رہے۔ مجھے مل جائے۔ گویا کہ آپ اس کی محرومی کے مقابلے میں اس چیز کے حصول کو اپنے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ یہ تو معاشرے کو نہ صرف یہ کہ اوپر اٹھانے والی بات نہیں ہے۔ بلکہ نیچے گرانے والی بات ہے۔ اس کے پاس نہیں رہے گی چیز آپ کے پاس آ جائے گی تو پھر اس کے دل میں حسد پیدا ہو گا۔ گویا کہ یہ ایک تسلسل ہے جو جاری ہو جائے گا اور ایک دوسرے کے خلاف جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور جب ایک دوسرے کے خلاف جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور جذبات بھی ایسے ہوں کہ دوسروں کو محرومی کی طرف لے جایا جائے تو یقیناً معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو گا۔ اس کے بالمقابل جیسے کہ ہم نے کہا ہے رشک اس بات کا نام ہے کہ دوسرے کے پاس جو چیز ہے اس کے پاس بھی رہے اور ویسی ہی چیز ہمیں بھی مل جائے۔ یہ ترقی کی رفتار کو بڑھانے والی بات ہے۔ یعنی سارے معاشرے کو ساتھ لے کر آگے آگے چلنے والی بات ہے۔ جو لوگ معاشرے میں دوسروں سے پیچھے ہیں ان کے دل میں اس خواہش کے پیدا ہونے کا جواز ہے اور اگر وہ اس جواز کو بہتر طریق پر استعمال کریں تو وہ بھی دوسروں کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ رشک اور حسد میں بڑا فرق ہے۔ جذبات کا فرق ہے۔ سمجھ کا فرق ہے۔ نتائج کا فرق ہے۔ اور ان سب باتوں کے پیش نظر نہایت لازمی ہے کہ ہم رشک تو کریں لیکن حسد نہ کریں۔ حسد کے متعلق ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح گھن۔ یا جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ گویا کہ محروم کو محرومی کا سامنا ہوتا ہے۔ پس ایسی بات کیوں کی جائے۔ جس سے محرومی کا سامنا ہو۔ آپ کو یا کسی اور کو۔ آخر معاشرے میں کسی کو بھی محرومی کا احساس ہو، تو اس کا سارے معاشرے پر اثر پڑتا ہے۔

پس لغت کچھ بھی کہے ادھر ادھر سے لئے ہوئے حوالے بھی کچھ ہی بتائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ رشک اور حسد میں بڑا فرق ہے۔ رشک اچھی چیز ہے۔ حسد بری چیز ہے۔ رشک معاشرے کو آگے بڑھاتا ہے۔ ایک آدمی امیر ہے۔ دوسرا بھی امیر ہونے کی خواہش کرتا ہے اور امیر ہو بھی جاتا ہے تو گویا کہ دونوں امیر ہو گئے۔ حسد اس کے بالکل خلاف ہے یعنی ایک شخص امیر ہے اور دوسرے نے چاہا کہ اس کی امارت اس سے چھن جائے۔ مجھے مل جائے۔ گویا کہ حساب وہی رہا۔ پہلے یہ محروم تھا اور اب دوسرے کو محروم کر دینا چاہتا ہے۔ پس رشک اور حسد میں فرق کرنا لازمی ہے اور رشک کرنے کو اچھا سمجھا جاتا ہے اور حسد کرنے کو برا۔ حسد سے بچیں اور رشک سے کبھی نہ گھبرائیں۔ آپ کے دل میں جب یہ جذبہ پیدا ہو گا۔ کہ جو چیز فلاں کے پاس ہے وہ میرے پاس بھی ہو یہ نہیں کہ وہ صرف میرے ہی پاس ہو۔ بلکہ میرے پاس بھی ہو تو آپ یقیناً تگ و دو کریں گے اور اس چیز کے حصول کے لئے جائز طور پر کوشش میں مصروف ہو جائیں گے۔ اس طرح معاشرے کا ہر فرد آہستہ آہستہ بہتر سے بہتر زندگی کی طرف قدم مارنے لگے گا۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

"حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔ ہر وہ بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ اور دونوں صورتیں آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دی ہیں۔ ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے ایک شخص دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی۔ تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوئے ہیں وہ حسد ہے۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں۔ حسد نہیں۔ آنحضور ﷺ نے رشک سے منع نہیں فرمایا بلکہ حسد سے منع فرمایا ہے۔ اور حسد کی پہچان یہ ہے اور یہ ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔ جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں۔ تو اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم بڑھتا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے یا خطرہ موجود ہے اور اگر خوشی ہے تو آپ شوق سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں۔ فرمایا اگر تمہیں کوئی اچھا لگتا ہے تو اس خوبی میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہ منع نہیں ہے۔ یہ رشک کی پیداوار ہے۔ حسد کی پیداوار یہ ہے کہ اس خوبی کو برائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ خواہ سچ ہو خواہ جھوٹ ہو۔ مقصد دونوں صورتوں میں اوپر آنا ہے۔"

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے معاشرے کی بہتری اس میں ہے کہ سب لوگ بہتر ہوں۔ اگر کسی کے پاس کچھ ہے اور دوسرے کے پاس نہیں ہے تو معاشرہ صرف اسی طرح بہتر ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اس کے پاس بھی کچھ ہو جائے لیکن اگر ایک سے چھین کر دوسرے کو دیا جائے ایک کو محروم کر کے دوسرے کو عنایت کر دی جائے یا عنایت ہو جائے تو یقیناً یہ معاشرے کو اوپر اٹھانے والی بات نہیں ہے۔

پس رشک اور حسد میں فرق کرنے کے لئے یا آپ اپنے دل میں اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ آپ رشک کر رہے ہیں یا حسد کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے جو میزان پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ کسی کے پاس اچھی چیز دیکھ کر خوش ہوتے ہیں تو یہ رشک ہے یہ خوشی آپ کو اس بات کی طرف لے جائے گی کہ یہ چیز آپ کے پاس بھی ہو اور آپ اس کے لئے تگ و دو کریں گے اور خدا نے چاہا تو آپ اسے حاصل بھی کر لیں گے۔ لیکن اگر کسی کے پاس اچھی چیز دیکھ کر آپ کے دل میں دکھ پیدا ہوا ہے آپ کو تکلیف ہوئی ہے تو یقیناً آپ اس کوشش میں لگ جائیں گے کہ وہ تو اس بات سے محروم ہو جائے اور آپ کو یہ چیز مل جائے۔ انفرادی طور پر تو آپ کو فائدہ ہو گا۔ لیکن معاشرہ نقصان اٹھائے گا۔ جس شخص کو محروم کیا گیا ہے یا جو شخص محروم ہو گیا ہے اس کے جذبات کا اندازہ لگایئے۔ وہ آپ سے بڑھ کر آپ کے خلاف ہو جائے گا۔ پہلے آپ نے اس سے حسد کیا پھر وہ آپ سے حسد کرے گا۔

پس رشک کی اجازت ہے اور رشک عین فطرت انسانی کے مطابق ہے اور رشک معاشرے کو بہتر بناتا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی خوبی کو برائی میں تبدیل کرنا بھی حسد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کسی شخص میں کوئی خوبی ہے تو آپ کو حسد پیدا ہوا اور اس حسد کی وجہ سے آپ نے یہ کوشش کی کہ اس سے یہ خوبی چھن جائے گویا کہ وہ اچھا نہ رہے برا بن جائے۔ تو کیا کسی شخص کو برا بنانے کے بعد آپ معاشرے کی بہتری کا سوچ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس طرح تو ہر شخص ایک دوسرے کو دیکھ کر اسے برا بنانے کی کوشش کرے گا اور چاہے گا کہ یہ خوبی اس میں نہ رہے۔ اگر اس میں خوبی نہ رہی تو نہ صرف آپ کو فائدہ نہیں ہو گا بلکہ آپ کو نقصان ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی برائی کو کام میں لاتے ہوئے آپ ہی کو نقصان پہنچائے یا کسی اور کو نقصان پہنچائے۔ پس یہ بات بھی اچھی نہیں ہے کہ کسی میں خوبی دیکھ کر خواہش یا کوشش یہ کی جائے کہ اس کی خوبی کو برائی میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس کا نام بھی حسد ہے۔ حسد صرف چیزوں میں نہیں حسد صفات میں بھی ہے۔ اگر کوئی شخص مالدار ہے تو اس کے ساتھ بھی انسان کے دل میں حسد پیدا ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص بہت اچھا ہے اور اس کی بڑی پذیرائی ہوتی ہے۔ لوگ اس کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور اسے بہت اچھا سمجھتے ہیں تو اس کے لئے بھی حسد پیدا ہو سکتا ہے۔

پس جہاں بھی حسد پیدا ہو وہاں کوشش یہ کی جائے کہ حسد کو مٹایا جائے اور رشک کو آگے لایا جائے کیونکہ رشک سے خوبی' خوبی والے کے پاس رہے گی اور آپ کے پاس بھی وہ آئے گی۔ یعنی وہ بھی اچھا رہے گا اور آپ بھی اچھے بن جائیں گے۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے معاشرے کے سب انسان بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

پس رشک اور حسد کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ رشک کرنا جائز ہے حسد کرنا ناجائز۔ رشک کرنا مفید ہے حسد کرنا مضر ہے۔ رشک سے معاشرہ بہتر ہوتا ہے۔ حسد سے معاشرہ بدتر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہمارے دل میں کبھی حسد نہ پیدا ہو رشک ہو اور رشک کے ذریعے ہم کوشش کرتے ہوئے خود کو بہتر سے بہتر بنا سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میں نے دھونی رمائی جس در پر
سجدہ گاہ بن گیا وہ سنگِ در
قافلہ بن گیا ہے لوگوں کا
دست در دست سب ہیں محوِ سفر
مانگتے ہیں ہر ایک کی ہم خیر
ذات مولیٰ کی ہے ہماری سِپر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

روزنامہ الفضل ربوہ

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے 1964ء میں 16 جون کو بطور وکیل التبشیر صدر مملکت کو ایک تفصیلی خط تحریر فرمایا جس میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ گذشتہ ماہ ہمارے ایک وفد نے ان سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس خط میں آپ نے بیرون ملک متعین مربیوں کی ان مساعی کا ذکر کیا جو انہوں نے پاکستان کے سلسلے میں کی تھیں۔

مکتوب کا متن درج ذیل ہے (انگریزی سے اردو میں ترجمہ)

اس خط میں میں آپ کی آگاہی کے لئے ہمارے مشنریوں کی طرف سے کی گئی ان خدمات کی مختصر تفصیل پیش کرتا ہوں جو کہ پاکستان کے مقاصد کے لئے کی گئیں۔

کچھ عرصہ پہلے ایک غیر سرکاری وفد جو کہ خواجہ شہاب الدین (لیڈر) سردار ابراہیم سابق صدر آزاد کشمیر۔ مسٹر فرید جعفری (سیکرٹری) اور مسٹر چاکر علی جونیجو پر مشتمل تھا نے مختلف ملکوں کا دورہ کیا تاکہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کے لئے مدد حاصل کی جا سکے فری ٹاؤن (سیرالیون) میں ہمارے مشنری مسٹر بشارت احمد بشیر نے اس وفد کی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کی اس وفد کی حکومتی حلقوں میں بہت اچھی پذیرائی کی گئی اور سیرالیون کی حکومت نے اپنی مدد کا یقین دلایا۔ اخبارات ریڈیو اور ٹیلی وژن نے اس وفد کی مصروفیات کو بہت اچھی کوریج دی اور اس وفد کی کامیابی کی خبر سیرالیون اور اس کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی خوب مشتہر کی گئی۔ یہ خبر پاکستان ٹائمز نے اپنے 28 مارچ 1964ء کے شمارے میں شائع کی۔

مسٹر عبدالروف جو کہ لیگوس میں پاکستان کے کونسلر ہیں انہوں نے اس وفد کے سیرالیون میں قیام کے دوران ان کی معیت کی۔ جب وہ واپس لیگوس آئے تو انہوں نے اپنی چٹھی نمبر Con 1/64 مورخہ 3 اپریل 1964ء میں ہمارے مشنری کا شکریہ ادا کیا۔ اس خط میں سے دو پیراگراف نیچے دیئے جاتے ہیں۔

"میں اپنی طرف سے اور ہائی کمشنر کی طرف سے اس قیمتی مدد کے لئے جو آپ نے پاکستان کے سپیشل مشن کے دورے کے دوران مہیا کی آپ کا انتہائی شکر گذار ہوں۔ اس وفد کے تمام ممبران نے اس سلسلے میں آپ کی خوب خوب تعریف کی"۔

"مجھے امید ہے کہ آپ اس تجارتی وفد کے لئے ضرور کچھ کر رہے ہوں گے جو کہ 21 اپریل کو فری ٹاؤن میں آرہا ہے۔ آپ کے لئے یہ بات دلچسپی کی حامل ہوگی کہ ایک ہندوستانی مشن بھی انہی دنوں میں فری ٹاؤن کا دورہ کر رہا ہے۔ اس لئے یہ اور بھی ضروری ہے کہ ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے اپنی کوششوں کو دگنا کر دیا جائے"۔

میں یہاں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس ٹریڈ مشن کو بھی تمام ممکن مدد مہیا کی گئی۔

2۔ اس سے پہلے فروری میں لیگوس میں متعین پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ایم۔ ایس۔ شیخ نے سیرالیون کا دورہ کیا۔ انہی مشنری صاحب نے ان کے پروگرام کو ترتیب دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کو کامیاب بنایا۔ ان مشنری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسٹر ایم۔ ایس۔ شیخ نے اپنے خط نمبر Pol-17/63 مورخہ 13 فروری 1964ء میں لکھا۔

"میں آپ کی مہمان نوازی کے لئے اور اس تکلیف کے لئے جو آپ نے میرے پروگرام کو ترتیب دینے اور میری نگہداشت کرنے کے سلسلے میں اٹھائی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ کی کوششوں کے بغیر وہ کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی تھی جو کہ میسر آئی۔ اور ان کے بغیر شائد نصف معلوماتی بھی نہ ہو سکتی۔

3۔ جب انڈونیشیا میں واقع جاکرتا میں وفد پہنچا تو اس ملک میں موجود ہمارے مشنری سید شاہ محمد صاحب نے ان کے لئے پبلک لیڈروں اور حکومتی کارندوں کا تعاون حاصل کیا۔

اس وفد کے لئے ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا اور ایک پبلک جلسہ میں جس کا انتظام ہمارے مشنری نے کیا تھا اس وفد نے تقاریر کیں اور دانش وروں کو اپنے نکتہ نظر سے آگاہ کیا۔ ہمارے مشنری نے اس وفد کے ساتھ پارلیمنٹ کے سپیکر کے انٹرویو کا بھی انتظام کیا۔

یہ مہم کامیابی پر منتج ہوئی اور حکومت کے علاوہ عام پبلک نے بھی وفد کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

ہمارے مشن کی ان خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے انڈونیشیا میں پاکستان کے سفیر مسٹر احسان الحق نے اپنے خط مورخہ 8 مئی 1964ء کو لکھا۔

"میں آپ کی مدد کے لئے جو آپ نے پاکستان کے غیر سرکاری وفد کے سلسلہ میں پبلک پروگرام ترتیب دینے میں مہیا کی آپ کا مخلصانہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔

مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ آپ کی مدد کے بغیر اس وفد کے لئے اتنی بڑی کامیابی حاصل کرنا بہت مشکل امر ہوتا۔

4۔ ہمارے انڈونیشین مشن نے پاکستان کے آغاز سے ہی اس کے مقاصد میں گہری دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ اس وقت پاکستان کا اپنا کوئی مشن انڈونیشیا میں نہ تھا۔ اور ہندوستان وہاں کے لوگوں کے دلوں میں پاکستان کے خلاف غلط تاثر دے رہا تھا۔ لیکن اس ملک میں ہمارے مشن نے پاکستان کو متعارف کرانے اور مسلمانوں کے خلاف ہندو مہا سبھائی ذہن کو بے نقاب کرنے کے سلسلے میں موثر اقدامات کئے۔ ہمارے مشن نے تین پمفلٹ انڈونیشی زبان میں شائع کئے۔ جن کو کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ان پمفلٹوں کے عنوان تھے "پاکستان کی کہانی" "محمد علی جناح" اور "ہندو راج کے منصوبے" ان پمفلٹوں اور ہمارے مشنری کی طرف سے کی گئی تقریروں نے پاکستان کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے اور عوام کی رائے پاکستان کے حق میں کرنے میں بہت کام کیا۔

5۔ ہمارے لندن مشن نے بھی پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے مسلم لیگ کے مقاصد کے لئے بہت کام کیا۔ 1947ء میں جب مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑی اس وقت ہندوستانیوں نے جو سلوک ان مسلمانوں پر کئے ان کو بھی ہمارے اس مشن نے پوری طرح بے نقاب کیا اور انگلستان کے اخباروں نے ان تمام حقائق کو خاص نمایاں کر کے شائع کیا۔

6۔ اسی طرح ہالینڈ میں جہاں 1949ء تک پاکستان کا ابھی سفارت خانہ قائم نہیں ہوا تھا ہالینڈ کے لوگوں کو نئی حکومت سے متعارف کرانے اور اس ملک کے بارے میں ان کو معلومات بہم پہنچانے کا کام بھی ہمارے مشن نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔

7۔ پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں نائیجریا کے کچھ لیڈر اس سے خوش نہیں تھے۔ کانگرس کے پروپیگنڈا کے زیر اثر ان کو یہ فکر لاحق تھی کہ اس تحریک کی کامیابی ان کے اپنے ملک میں نیشنلزم کی روح کو تباہ کر دے گی۔ وہ دو قومی نظریہ کو پسند نہ کرتے تھے اور پاکستان ازم ان کے لئے ایک قابل نفرت اصطلاح تھی۔ جو کہ ایک اقلیت کے ایک اکثریت سے علیحدہ ہونے کے کوتاہ اندیش رویہ پر دلالت کرتی تھی۔

ہمارے نائیجریا کے مشنری نور محمد نسیم سیفی نے اس رجحان کے خلاف جہاد کیا اور نائیجریا کے لوگوں کو پاکستان کے صحیح پس منظر سے آگاہ کیا۔ 1947ء سے 1951ء تک کے عرصہ کے دوران انہوں نے نائیجریا کے اخبارات میں 19 مضامین شائع کروائے۔ جن اخباروں نے یہ مضامین شائع کئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ دی نائیجرین سٹیٹس مین
2۔ دی ویسٹ افریقن پائلٹ
3۔ دی نائیجرین ڈیلی ٹائمز
4۔ دی ڈیلی سروس
5۔ دی ڈیلی کومٹ

اوپر دیئے گئے مضامین کے علاوہ ہمارے مشن کا اپنا اخبار "دی ویکلی ٹروتھ" جو نائیجریا ہی سے شائع ہوتا تھا اس نے پاکستان اور اس کے لیڈروں کے متعلق 1952ء سے 1963ء تک کے عرصہ میں 280 مضامین اور خبریں شائع کیں۔

لیگوس میں مقیم پاکستان کے ہائی کمشنر نے پاکستان کی پبلسٹی کرنے کے سلسلے میں ہمارے مشنری کی مسلسل کوششوں کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر عبدالروف خان جو کہ پاکستانی سفارت خانے کے فسٹ سیکرٹری تھے نے اپنے خط نمبر Press-4/62 مورخہ 10 دسمبر 1963ء کو لکھا۔

"پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کے مشن کی ان کوششوں کے لئے جو آپ نے پاکستان کی پبلسٹی کے سلسلے میں اس ملک میں کی ہیں ان کی قدر دانی کے جذبات آپ تک پہنچاؤں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی اسی قسم کی کوششیں اسی جوش و خروش سے جاری رکھی جائیں گی"۔

آخر کار میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اوپر بیان کردہ حقائق صرف ہمارے چند مشنریوں کی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہیں جو کہ انہوں نے پاکستان کے حق میں عمل میں لائیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہمارے ستر مشن کام کر رہے ہیں۔ پاکستان ان سب کا وطن ہے۔ اور ان سب نے بڑے فخر کے ساتھ پاکستان کے آغاز سے ہی اس کی خدمت کی ہے اور (اگر اللہ نے چاہا تو) وہ مستقبل میں بھی ایسا ہی کرتے رہیں گے۔

آپ کا ادنیٰ خادم
(مرزا مبارک احمد)
وکیل التبشیر

بشکریہ۔ المحراب۔ کراچی

پہلی بار

1891ء پہلی جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔

1891ء پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے اعلان شائع فرمایا۔

1892ء پہلی بار حضرت مولانا حکیم نور الدین امام جماعت الاول نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔

1892ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلس شوریٰ ہوئی۔

1899ء پہلی بار جلسہ سالانہ کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے شائع کی۔

1905ء جلسہ سالانہ کے موقع پر "انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ" کا قیام ہوا۔

1906ء پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کی۔

1914ء پہلی بار جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت امام جماعت الثانی نے تقریر فرمائی۔

1914ء پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔

1922ء پہلی بار خواتین جلسہ سالانہ خواتین

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ارشد- باغبانپورہ گوجرانوالہ

ہفت روزہ لاہور 4- اکتوبر 1997ء

تاج محل (آگرہ)

شہزادہ خرم (شاہجہان) 1637ء میں بادشاہ ہوا۔ قلعہ آگرہ کی بیشتر عمارات اور روضہ تاج محل اسی کے زمانے میں تعمیر ہوئے۔ جو آج تاریخ فن تعمیر کے ناگزیر ابواب ہیں۔

ملکہ کی وفات کو چھ ماہ گزر گئے تو شاہجہان نے دکن سے کوچ کیا اور شاہزادہ شاہ شجاع کو اپنی والدہ مرحومہ کی نعش کو اکبر آباد لانے کے انتظام پر مامور کیا چنانچہ بروز جمعہ 17 جمادی الاول 1040ھ کو نواب وزیر خاں معتمد علیہ شاہی حکیم اور ستی خانم (حرم کی میر سامان) شاہزاد کے ہمراہ ہوئے۔ یہ لوگ راستہ میں برہان پور سے لے کر اکبر آباد تک فقراء اور محتاجوں کو کھانا کھلاتے اور خیرات کرتے ہوئے پہنچے اور اکبر آباد پہنچ کر 16 جمادی الثانی 1041ھ کو بہشت آئین مقام پر دریائے جمنا کے کنارے آگرہ میں جانب جنوب نعش کو دفن کر دیا یہ مقام راجہ مان سنگھ کی جاگیر میں تھا جس کے عوض شاہجہان کی طرف سے فوراً ایک عظیم الشان حویلی راجہ مان سنگھ کو عنایت کی گئی اور جلدی میں اس پر ایک عارضی مقبرہ بنا دیا گیا تاکہ ملکہ کی نعش عوام کی نگاہ سے پردے میں رہے اور اس مقام پر ایک عظیم الشان روضہ کی بنیاد رکھی گئی۔

جو سارے کا سارا سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اور ایک وسیع باغ سمیت بیس سال کے عرصہ میں تعمیر ہوا ملا عبدالجید (لاہوری) اپنے "بادشاہ نامے" اور "عمل صالح" میں اس روضہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت ممتاز زمانی کا سترھواں عرس اس روضہ میں فضلاء اور علماء کی موجودگی میں منایا گیا جب تک یہ عمارت پایہ تکمیل کو پہنچ چکی تھی۔ شاہجہان نے بھی بہ نفس نفیس اس محفل میں شریک ہو کر دعا وغیرہ کی۔ اس عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بنیادی سطح اور رقبہ وغیرہ تخت نشینی کے پانچویں سال اس عظیم الشان عمارت کی بنیاد (جو آسمان جیسی بلند پایہ اور جس کے سامنے ہفت آسماں کی بنیادیں بلندی و متانت میں ہزار میں ایک حصہ بھی نہیں ہیں دریائے جون (جمنا کے کنارے جو اس کے شمال کی طرف بہتا ہے) رکھی گئی تھی اور اس کو پانی کی تہ تک بدیع کار معماروں نے کھود کر پتھر دار ساروح سے بہت ہی مضبوطی کے ساتھ بھر کر سطح زمین کے برابر کر دیا ہے اور اس پر روضہ کی کرسی بنائی ہے۔ جس کا عرض 140 گز بنا کر اس کو 16 گز کر دیا ہے اور اس کے سامنے کے رخ کو سنگ سرخ سے آراستہ کیا گیا جس پر کمال درجہ کی منبت کاری کی گئی ہے اور اس کے فرش کی سرخ پتھر سے گرہ بندی کر کے مضبوط کیا اور اس کے درمیان ایک دوسری کرسی جس کا سامنے کا حصہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو یکساں طور پر مسطح و مربع ہے جس کا طول و عرض 120 گز ہے اور اونچائی سات ذراع ہے اس دوسری کرسی کے درمیان روضہ فلک بوس اور بہشت آئین روضہ کی بنیاد 70 ذراع کے قطر پر مثمن بغدادی کی طرز پر ایک گز اونچی کرسی پر رکھی گئی ہے۔

گنبد مرقد کا گنبد جو اس عمارت کے وسط میں ہے اندرون و بیرون سے سنگ مرمر میں ختم ہوا ہے۔ اور سطح سے کنارہ تک ہشت پہلو ہے اس کا قطر 22 ذراع ہے۔ اندرونی گنبد کے اوپر ایک اور بیرونی امرودی شکل کا گنبد قائم کیا گیا ہے۔ جس کی بنیاد کا درجہ سمجھنے سے مہندس کی عقل بھی عاجز ہے۔ گنبد مذکور کی چوڑائی پر جس کا محیط 110 گز ہے ایک 11 گز اونچا سونے کا کلس نصب کیا گیا ہے جو آفتاب کی طرح چمکتا ہے۔ زمین سے کلس کی چوٹی تک مجملاً 107 گز کا فاصلہ ہے۔

کمرے اور منزلیں اس کے ہشت گانہ اضلاع میں دو منزلہ ہشت نشیمن ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول ساڑھے پانچ گز اور عرض چھ ذراع ہے اور ان چار نشیمن میں جن میں سے ہر ایک کی لمبائی ساڑھے چار ذراع اور چوڑائی تین ذراع ہے۔ ہر ایک مربع خانہ کے آگے پیش طاق ہے جو طول میں اور 16 اور عرض میں 9 اور بلندی میں پچیس گز ہے چاروں کونوں پر تین منزلوں میں چار مثمن کمرے ہیں اور ہر ایک کا قطر دس ذراع اور ہر ایک میں آٹھ نشیمن ہیں سوا اوپر کے گھر تیسری منزل میں ایک مثمن ایوان گنبدی چھت والا ہے۔ ان ہشت پہلو مکانات کے تین ضلعوں میں باہر کی طرف تین دروازے پیش طاق ہیں جن کا طول سات عرض چار اور بلندی دس ذراع ہے۔

اور اس گنبد کے وسط میں بیگم مرحومہ کی خواب گاہ یعنی ممتاز زمانی کی قبر ہے۔ جو بہشت بریں کے صحن میں صدر نشیں ہے۔

تعویذ قبر اور مجر قبر کے اوپر ایک چبوترہ سنگ مرمر کا ہے اس پر قبر کا تعویذ بنایا گیا ہے اس کے گرد ایک مثبت پہلو جالی دار پتھر کا کٹہرا یعنی مجر ہے جس پر سراپا پچی کاری کی ہوئی ہے اس کا دروازہ سنگ ریشم کا ہے۔ اور بندروحی طرز پر اس کے جوڑوں کو لوہے کے تاروں سے باندھ کر زرفشاں کیا ہے اس پر دس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے اس بلند پایہ عمارت کے اندر ایک صیقل شدہ کوکب اور ایک سونے کی مینا کار قندیل لٹکتی ہے۔ اس گنبد کے چاروں طاقوں کو حلبی شیشوں سے سجایا گیا ہے اور ایک میں آمد و رفت کے لئے راستہ چھوڑا گیا ہے۔

مینارے اس کے چاروں کونوں پر سنگ مرمر کی کرسی پر (جو زمین سے بیس گز اونچی ہے) سنگ مرمر کے سیڑھی دار چار مینار بنائے گئے ہیں جن کا قطر سات اور بلندی 52 سطح کرسی سے کلس تک جو آسمان کی سیڑھی ہے۔ مینار کے اوپر سنگ مرمر کا ایک چار طاق ہے۔ اس روضہ کی کرسی کا خوش سنگ مرمر پر سنگ سیاہ سے کمال زیب و زینت و خوشنمائی سے گرہ بندی کر کے تیار کیا گیا ہے عمارت کے اندر اور باہر کتبات ہیں جو قرآن مجید لی سورتیں اور رحمانی آیات' میں معماروں نے اپنے وقت طبع اور خارا شکن تیشے کی نوک کی تیزی سے کمال تکلف اور تصنع سے پچی کاری کر کے اس قدر لطیف آب و رنگ پیدا کیا ہے کہ ان کے سامنے مرصع کار آسماں کی کاریگری بے رونق ہو گئی ہے۔

روضہ کے مغربی جانب ایک سہ چشمہ مسجد ہے جو سنگ سرخ سے بنی ہوئی ہے اس کا طول 70 اور عرض 30 گز ہے اس کے تین گنبد بھی ہیں۔ جو اندر کی طرف سے سنگ سرخ اور باہر کی طرف سے سنگ مرمر کے بنائے گئے ہیں۔ مسجد کے میانہ گنبد کا قطر 14 ذراع اور باقی دونوں کا قطر 11 ذراع ہے۔ درمیانی گنبد میں پیش طاق ہے جس کا طول 14 ذراع اور عرض 10 ذراع اور بلندی اور 21 ذراع ہے۔ طرفین کے دونوں گنبدوں میں دو کمرے گیارہ و نو گز کے ہیں اس کے آگے چبوتری ہے جو لمبائی میں 70 اور چوڑائی میں 20 ذراع ہے۔ ایک حوض 14 ذراع کے قریب لمبا و چوڑا اور تقریباً 10 ذراع گہرا ہے۔

مہمان خانہ اسی طرح روضہ کے مشرقی جانب ایک ایسا ہی مہمان خانہ بنایا گیا ہے۔ جو سب خصوصیات کے لحاظ سے بالکل مسجد کے مشابہ ہے۔ مگر اس کے صحن میں جائے نماز اور دیوار میں محراب کی شکل نہیں ہے۔

روضہ کی سنگ سرخ کی کرسی کے نیچے ایک فردوس آئین اور ارم تزئین باغ ہے جو طول و عرض میں 268 گز ہے اور وہ مختلف ہوادار درختوں اور طرح طرح کے بہت ہی خوبصورت پودوں سے مالا مال ہے۔ باغ کے چاروں خیابانوں ے درمیان جو 40 ذراع چوڑے ہیں ایک نہر بہتی ہے جس کا عرض 6 ذراع ہے جس میں دریائے جمنا کے پانی سے نور افشاں فوارے ابلتے اور موتی بکھیرتے ہیں۔ اس باغ مذکور کے عین درمیان میں ایک چبوترہ ہے جو طول و عرض میں 28 گز ہے اور نہر اس کے گرد گرد گھومتی ہے اس چبوترہ کے درمیان ایک حوض ہے جو پانی سے لبالب رہتا ہے جو طول و عرض میں 16 گز ہے۔

ایوان باغ کے مشرقی اور مغربی اضلاع میں ایک ایک ایوان ہے جو طول میں 11 گز اور عرض میں 7 گز ہے اس میں 2 حجرے بھی ہیں اور اس کے پیچھے ایک طلسی خانہ ہے جو طول میں 9 اور عرض 5 ذراع ہے۔ اس ایوان کے آگے ایک چبوترہ 46 گز لمبا اور 10 گز چوڑا ہے۔

دروازہ اس عالی شان عمارت کا دروازہ جو بہت ہی بلند اور خوش وضع ہے۔ باغ کے دروازے کی طرح سب خوبیوں سے آراستہ ہے۔ زیادہ بلندی اور رنگینی میں مختلف نقش و نگار سے سراپا سجایا گیا ہے۔ اس دروازے کے اندر اور باہر سات چوکھنڈیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا کلدہ سنگ مرمر کا ہے اس کے چاروں کونوں میں چار مینار بہت ہی عمدگی اور خوشنمائی کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ اور اس کی چاروں دیواریں سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہیں۔ دروازہ مذکور کے آگے چبوترہ 80 گز لمبا اور 24 گز چوڑا ہے۔ ان مذکورہ چیزوں کے علاوہ تاج محل میں ایک جلوخانہ اور بازار و سرائیں بھی جو اپنی مثال آپ ہیں۔

اخراجات اور اہتمام ان تمام عمارات کا خرچ جو بارہ سال کے عرصہ میں مکرمت خان اور میر عبدالکریم کی نگرانی میں اختتام پذیر ہوئیں۔ "پچاس لاکھ" روپیہ ہے اور اکبر آباد کے مضافات میں سے تیس قصبوں کو (جن سے ایک لاکھ روپیہ وصول ہوتا ہے) اور دو لاکھ روپیہ دوکانوں اور سراؤں کی چنگی کا وصول ہوتا ہے اس روضہ کے لئے وقف کیا گیا ہے۔

اگر کبھی مرمت کی ضرورت پیش آئے تو اس روپیہ میں سے ضرورت کے مطابق اس کی درستی پر خرچ کر سکیں اور باقی جو بچے مختلف مصارف اور سالانہ و ماہوار وظیفہ خواروں اور خدام وغیرہ کے اخراجات و دیگر محتاجوں اور بے کسوں کے لئے جو جو کچھ مقرر ہے خرچ کریں۔"

OOO

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد- مربی سلسلہ- پشاور

دل آزاری کرنے سے بچئے

انسان کی فطرت ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی عزت کریں- ہر شخص اپنے قریبی رشتہ داروں سے لے کر اس تمام ماحول میں جو اس کے گردو پیش ہروقت موجود رہتا ہے اس بات کی توقع رکھتا ہے- عزت انسان کو دل و جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے- اور وہ چاہتا ہے کہ ہر طرف مجھے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے- اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے انسان ہر قسم کی کوشش کرتا ہے- حتیٰ کہ بسا اوقات اپنی عزت رکھنے کے لئے ناجائز طریقوں پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے- یہ الگ بات ہے کہ ایسی عزت جو ناجائز ذرائع سے کمائی جاتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے اور زیادہ دیر قائم نہیں رہتی اور نہ ہی ایسی عزت کو سچی اور حقیقی عزت کہا جا سکتا ہے- مگر انسانی فطرت کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنے آپ کو نیچا نہیں دیکھ سکتا اور اپنی ہتک کو برداشت نہیں کر سکتا-

قدر و منزلت کا اس قدر خواہاں ہونے کے باوجود بعض اوقات انسان ایسی غلطیاں کر بیٹھتا ہے جن سے انسان کا سارا وقار مٹی میں مل جاتا ہے- دراصل بعض عادات ایسی ہیں جن کا شکار ہونے کے نتیجہ میں اس کا مقام آہستہ آہستہ گرنے لگتا ہے- ان بہت ساری بری عادتوں میں سے ایک دل آزاری کرنے کی عادت بھی ہے- کہ اپنے ماحول میں لوگوں سے ایسے طریق پر معاملہ کرنا کہ ان کو اس سے تکلیف پہنچے- جو شخص اس مہلک عادت کا شکار ہوتا ہے- ابتداء میں اس کو اتنا احساس نہیں ہوتا اور شروع شروع میں اس کی زبان سے دل آزار کلمات یا تکلیف دینے والا رویہ کبھی کبھار ظاہر ہوتا ہے- لیکن اگر وہ اپنے آپ کو اس کی رو میں بہہ جانے سے نہ روکے تو پھر یہ ایک ایسی پختہ عادت بن جاتی ہے کہ انسان جہاں بھی جاتا ہے لوگ اس کے رویے اور اس کی باتوں سے ہروقت تکلیف محسوس کرتے ہیں- ان کو ایک لحہ کے لئے بھی اس کی طرف سے کسی اچھے سلوک کی امید نہیں ہوتی- دوسروں کا دل دکھانا اور ان کو پریشان رکھنا ایسے شخص کا ہروقت کا معمول بن جاتا ہے- وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح میں دوسروں پر غالب آجاؤں گا- اس وقتی غلبہ کے نتیجہ میں اس کو اس میں ایک لذت محسوس ہونے لگتی ہے- چنانچہ وہ اس لذت کا مزا لینے کے لئے دوسروں کو تکلیف دینا اپنا دن رات کا مشغلہ بنا لیتا ہے- اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا جہاں وہ اپنی اس عادت کا مظاہرہ نہ کرلے-

دل آزاری کرنے کی عادت کے نتیجہ میں انسان کے اندر بہت ساری کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں- ان میں سے ایک تکبر ہے کہ ایسے شخص کے اندر غرور کا مادہ پیدا ہوتا ہے- اور وہ تکبر کا شکار ہو جاتا ہے- جو کہ خدا تعالیٰ کو قطعاً ناپسند ہے- ایسے شخص کی چال ڈھال اور گفتگو میں تکبر کی بو آئے گی- اپنی بڑائی کا تذکرہ اس کا دن بھر کا مشغلہ ہوتا ہے- وہ اپنے علاوہ کسی کی بڑائی کا ذکر کرنا تو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کرتا- اور چاہتا ہے کہ لوگ بس اسی کی تعریف کرتے رہیں اور اسی کے گن گائیں- پھر ایک کمزوری یہ جنم لیتی ہے کہ ایسا شخص دوسروں کی عیب جوئی میں دلچسپی لینے لگتا ہے- اپنے علاوہ ہر دوسرے شخص کو خواہ وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اپنے سے کمتر خیال کرتا ہے اور ہر معاملے میں اپنے آپ کو بے قصور اور دوسروں کو قصوروار ٹھہراتا ہے- اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالتا ہے اور دوسروں کے اندر کمزوریاں تلاش کرنے میں ہر وقت سرگرداں رہتا ہے- اور جب کسی عیب کو تلاش کرلیتا ہے تو اس وقت تک اسے چین نصیب نہیں ہوتا جب تک وہ دوسروں میں اس کی شہرت نہیں کرلیتا- اس طرح وہ ہمیشہ دوسروں میں ایک کے بعد دوسری کمزوری ڈھونڈتا ہے- اور اپنی ساری خامیاں اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں- علاوہ ازیں ایسے آدمی کو بات بات پر نکتہ چینی کی عادت ہوتی ہے- ایسے رنگ میں نکتہ چینی کی جاتی ہے جس سے دل شکنی مقصود ہوتی ہے- اگلے کو شدید دکھ پہنچتا ہے- گھر میں گھر کے مختلف کاموں پر نکتہ چینی کی جائے گی- کبھی کھانے پر کبھی کپڑوں کی دھلائی پر کبھی کسی اور بات پر وغیرہ وغیرہ- ایسے شخص کا خواہ کتنا ہی خیال کیوں نہ رکھا جائے لازماً کوئی نہ کوئی غلطی نکال کر اس پر اپنے دل کی بھڑاس ضرور نکالے گا- اور ایسے ایسے کلمات زبان سے نکالے گا جس سے مقصد صرف اپنے گھر والوں کو تکلیف دینا ہوگا- اور نکتہ چینی کی یہ عادت صرف گھر تک محدود نہیں ہوگی بلکہ باہر سارے ماحول میں جہاں بھی ایسے لوگوں کو اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے پورا ماحول ان کی اس عادت سے تنگی محسوس کرتا ہے- اور سب لوگ ایسے وجود سے اتنے تنگ آئے ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح ہماری اس سے جان بخشی ہو جائے-

پھر ایسا شخص کسی کے اچھے کام پر اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی قدرت نہیں رکھتا بلکہ ہر کام میں کیڑے نکالنے کی کوشش کرتا ہے- اور نہایت ہی تکلیف دہ کلمات سے حوصلہ شکنی کرتا ہے- ایسا شخص اگر افسر ہو اور ماتحت اس کا کتنا ہی خیال کیوں نہ کریں ہر کام کو دل لگا کر پوری دیانتداری سے کریں اور نتیجہ بھی اچھا پیدا کریں تب بھی ایسا حاکم ہمیشہ اپنے ماتحتوں کی دل شکنی کرتا ہے- دکھ دینا چونکہ ایسے افسر کا روزمرہ کا معمول بن چکا ہوتا ہے اس لئے وہ اس موقعہ پر بھی کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور نکال لیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان کو دکھ میں مبتلا کر دیتا ہے- ان باتوں کے علاوہ دل آزاری کرنے والا انسان اعتراف جرم کی سکت نہیں رکھتا- وہ غلطیاں تو خوب کرتا ہے لیکن ان کا اعتراف کبھی نہیں کرتا- کیونکہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ بالکل صحیح ہے- حالانکہ ایسا شخص بعض اوقات صریح غلطیاں کر رہا ہوتا ہے- ایسے موقعہ پر جب اس کو کچھ کہا جائے تو وہ کسی صورت بھی اپنی غلطی تسلیم نہیں کرے گا- بلکہ حیلے بہانوں اور ٹال مٹول سے کام لے گا- اور اپنے آپ کو بالکل درست قرار دے گا- اور غلطی کی ساری ذمہ داری اپنے مدمقابل فریق پر ڈالے گا- اور اس میں بھی اس کا مقصد اپنے حریف کی دل آزاری ہوتا ہے-

پھر جہاں تک دوسرے کی غلطی کا سوال ہے کہ کسی دوسرے سے اگر کوئی قصور یا غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر مجال نہیں ہے کہ ایسا شخص اس کو معاف کردے- اس کی چھوٹی سی غلطی کو اتنا بڑھا چڑھا کر بیان کیا جائے گا کہ گویا اس نے کوئی بہت بڑا جرم کر دیا ہے- اور اپنی بڑی سے بڑی غلطی کو بھی کسی صورت میں غلطی تسلیم نہیں کرتا- الغرض یہ وہ کمزوریاں ہیں جو ایک دل شکنی کرنے والے انسان سے مختلف موقعوں پر ظاہر ہوتی ہیں-

حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کو دکھوں میں مبتلا کر کے جو لوگ خوش ہوتے ہیں وہ خود بھی زیادہ دیر تک خوش نہیں رہ سکتے- کیونکہ وہ خود ہی اپنے لئے ایسے سامان کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کی خوشی کی گھڑیاں دن بدن کم ہوتی چلی جاتی ہیں- دوسروں کی دل شکنی انسان کی اپنی خوشحالی کو دیمک کی طرح چاٹتی ہے- اس لئے کہ ایسا شخص بالکل تنہا اور اکیلا رہ جاتا ہے- نہ گھر میں اس کی کوئی عزت رہتی ہے اور نہ باہر پورے ماحول میں کوئی اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے- لوگ قریب آنے کی بجائے روز بروز اس سے دور بھاگتے ہیں- کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ اس کے پاس جائیں گے تو سوائے دکھ دہ باتوں اور تکلیف دہ رویئے کے ہمیں اس سے کچھ نہیں ملے گا- اس لئے نہ ہی جائیں تو بہتر ہے- پس اس طرح اس عادت میں مبتلا ہر شخص اپنی اس بری عادت کی وجہ سے پورے ماحول میں بدنام ہو جاتا ہے اور کوئی بھی اس کی عزت نہیں کرتا- ایسے شخص کے گھر والے اپنی جگہ پر اس سے دور ہٹ رہے ہوتے ہیں اور جس ماحول میں اس کا آنا جانا رہتا ہے وہ ماحول اپنی جگہ اس سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے- ایسا آدمی اگر کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہے تو اس کے ماتحت اس سے چھپتے پھرتے ہیں اور اگر ماتحتوں میں کوئی ایسا ہے جو اپنے افسر کا لحاظ نہیں کرتا اور دل آزاری سے پیش آتا ہے تو ایسے ماتحت سے اس کا حاکم اپنی جان بچا رہا ہوتا ہے- غرض کسی جگہ بھی ایسے شخص کی کوئی عزت باقی نہیں رہتی اور وہ گویا اپنے ہاتھوں سے اپنا وقار ضائع کرتا ہے-

پس دوسروں کی دل شکنی کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس کا نقصان اپنی ہی ذات کو پہنچتا ہے دوسرے کو اس سے ذرہ بھی نقصان نہیں ہوتا- جس کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے وہ عارضی طور پر تو بہت دکھ محسوس کرتا ہے لیکن اس کی یہ تکلیف زیادہ دیر تک نہیں رہتی اور کچھ دیر بعد وہ اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے- البتہ جو تکلیف پہنچانے والا ہوتا ہے اس کو ایک موقع پر آکر ایسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے چھٹکارا پانا انتہائی مشکل ہوتا ہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دوسروں کی دل آزاری کرنے سے ہمیشہ بچائے رکھے- اور ہمیں اپنے تمام ماحول میں نرمی اور شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ پورے ماحول میں ہمیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے-

○○○

ربوہ کے محلہ جات دارالنصر وسطی اور دارالرحمت وسطی میں عربی' چینی' فرنچ اور انگریزی زبان کی کلاسوں کا اجراء

مورخہ 20- ستمبر اور 28- ستمبر 97ء کو دارالنصر وسطی اور دارالرحمت وسطی ربوہ میں عربی' چینی' فرنچ اور انگریزی زبانوں کی کلاسوں کا اجراء کیا گیا- مکرم مولانا محمد ادریس شاہد (امیر و مربی انچارج برکینا فاسو) نے افتتاح کیا- مکرم عبدالحلیم احمد انچارج شعبہ لینگویج وکالت وقف نو) نے پروگرام کا تعارف کروایا اور زبانیں سیکھنے سے متعلق حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات پیش کیے-

پروگرام کے مطابق دارالنصر وسطی میں عربی' زبان' چینی زبان اور انگریزی زبان کی کلاسوں کا اجراء کیا گیا- مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ بچوں کو عربی زبان سکھائیں گی- جبکہ چینی اور انگریزی زبان کی کلاس علی الترتیب مکرم طارق سعید صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم احمد مستنصر قمر صاحب (مربی سلسلہ) لیں گے- دارالرحمت وسطی ربوہ میں واقفین نو بچوں اور ٹیچرز کو فرانسیسی زبان اور عربی زبان سکھانے کے لئے کلاسوں کا اجراء کیا گیا- مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ) فرنچ زبان سکھا رہے ہیں- جبکہ محترمہ زکیہ مبشرہ صاحبہ عربی زبان کی کلاسیں پڑھائیں گی-

ان کلاسوں کے اجراء کے سلسلہ میں مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب (نگران وقف نو حلقہ نصر بلاک) مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ (صدر لجنہ دارالنصر وسطی) اور مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ (سیکرٹری وقف دارالرحمت وسطی) نے بھرپور تعاون کیا- وکالت ان سب کی بے حد مشکور ہے-

(وکالت وقف نو)

○○○

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے- بڑی عمر ہوگئی ہے- تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں- تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں- کیونکہ گزرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے- پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافرخانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حرکت الانصار کو دہشت گرد قرار دینے پر رد عمل

امریکہ کی وزیر خارجہ نے جن 30 تنظیموں کو عالمی سطح پر دہشت گردی کا ملزم قرار دیا ہے ان میں سے بیشتر مسلمان تنظیمیں ہیں۔ امریکہ میں انسداد دہشت گردی کا قانون جاری ہونے کے بعد یہ پہلی فہرست ہے جو جاری کی گئی ہے۔

اس فہرست میں پیرو کی تنظیم بعث، تنظیم ای ٹی اے' اور اسرائیل کی دو دہشت گرد تنظیمیں کاش اور کورنیٹا بھی شامل ہیں۔ پی ایل او کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن مسلم تنظیمیں اس میں زیادہ ہیں۔ ان میں ایرانی مجاہدین خلق' الجزائر میں قتل عام کی ملزم کے جی آئی اے' لبنان کی حزب اللہ مصر کی جمع الاسلامیہ قابل ذکر ہیں۔ جو فلسطینی گروہ اس میں شامل ہیں ان میں حماس' ابوندال' ڈی ایچ ایل پی' مواثمی' پی ایف پی' پی ایل ایف' پی جی سی فلسطینی اسلامی جہاد' اور فلسطین محاذ آزادی (العباس گروپ) شامل ہیں۔

اس پر مختلف مسلمان حلقوں نے اپنا رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ نے دوہرے معیار اپنا رکھے ہیں امریکہ کو اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد نظر نہیں آتی۔ جس کے افراد نے کینیڈا کا پاسپورٹ حاصل کر کے حماس کے ایک لیڈر کو قتل کرنے کی حال ہی میں کوشش کی جس پر اسرائیل اور کینیڈا کے تعلقات بھی خراب ہو گئے۔

حرکت الانصار کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ نے یہ اقدام محض بھارت کو خوش کرنے کے لئے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کا مغربی سیاحوں کے اغوا میں کوئی ہاتھ نہیں اور الفاران سے اس کا تعلق محض مغرب کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جوڑا گیا ہے۔

حرکت الانصار کے ترجمان نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اپنے ہی ملک میں آزادی کی جنگ لڑنا دہشت گردی ہے۔ تو ہم اسے ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے نزدیک یہ دہشت گردی نہیں بلکہ ہمارا اسلامی فریضہ ہے۔ انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا کہ وہ تو خود دنیا بھر میں دہشت گردی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

○○○

امن کا نوبل انعام

امن کا نوبل انعام اس سال عالمی بارودی سرنگوں کے خاتمے کی کوشش کرنے والے ادارے اور اس کی سربراہ جوڈی ولیمز کو دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ اس کوشش میں ہے کہ دنیا بھر میں بارودی سرنگوں کی تیاری پر پابندی لگوا دی جائے کیونکہ کئی ممالک میں جہاں یہ سرنگیں دبی پڑی ہیں وہاں پر ان کے اچانک پھٹ جانے سے ہر سال ہزاروں افراد یا تو شدید زخمی ہو جاتے ہیں یا ہلاک ہو جاتے ہیں۔ عموماً ایسے لوگوں میں عورتوں اور بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یہ ادارہ اس ضمن میں عالمی سطح پر ایک مہم چلا رہا ہے جس کے تحت ایک عالمی معاہدہ کیا جائے گا جس کے تحت آئندہ بارودی سرنگوں کی تیاری اور استعمال کو قانوناً جرم قرار دے دیا جائے گا۔

اس ادارے اور اس ادارے کی کوآرڈینیٹر کو نوبل انعام کی خبر ملتے ہی روس کے صدر بورس یلسن نے غیر متوقع طور پر اس معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے قبل امریکہ اور روس دونوں ممالک نے اس معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ امریکہ کا موقف ہے کہ کوریا وغیرہ علاقے میں فوجی اقدامات کو مضبوط بنانے کے لئے بارودی سرنگوں کا استعمال لازمی امر ہے اس کے بغیر دونوں ملکوں کی سرحدیں محفوظ نہیں ہیں۔ جوڈی ولیمز نے امریکہ کے اس فیصلے پر تنقید کی ہے اور امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ بھی اس معاہدے پر دستخط کر دے۔

○○○

فیڈل کاسترو

جنوبی امریکہ کے مختصر سے ملک کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو کو ان کی سیاسی جماعت یعنی کمیونسٹ پارٹی نے ایک دفعہ پھر اپنا سربراہ منتخب کر لیا ہے۔ وہ 1954ء سے اپنے ملک کے اقتدار پر فائز چلے آ رہے ہیں۔ اس طرح سے اب تک ان کے اقتدار کے 43 سال پورے ہو چکے ہیں۔ مسٹر کاسترو اس لحاظ سے غالباً دنیا کے طویل ترین عرصہ تک کسی ملک کے اقتدار پر فائز سربراہ ہیں۔

مسٹر فیڈل کاسترو لمبے عرصے سے دنیا کی سپر پاور امریکہ کے لئے دردسر بنے ہوئے ہیں امریکہ اور کیوبا کے درمیان صرف سمندر حائل ہے۔ سن ساٹھ کی دہائی میں اس وقت دنیا ایٹمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہو گئی تھی جب روس نے کیوبا میں ایٹمی میزائل نصب کر دیئے تھے۔ امریکہ نے عالمی جنگ کی دھمکی دے کر یہ میزائل وہاں سے ہٹوائے تھے۔ روس میں کمیونسٹ نظام کے خاتمے کے بعد مسٹر کاسترو کی امریکہ مخالف سرگرمیاں بھی نرم پڑ گئی ہیں۔

مسٹر کاسترو نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں ملکی یکجہتی کے لئے کام کرنے پر زور دیا ہے۔

○○○

اردن اسرائیل تعلقات میں تلخی

اردن نے قومی سلامتی کے شعبے میں اسرائیل کے ساتھ ہر قسم کا تعاون روک دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے تمام ارکان کو اپنے ملک سے نکالنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اردن کے ایک سینئر اہلکار نے اس فیصلے کا اعلان کیا ہے اردن میں حماس کے ایک لیڈر خالد مشال پر قاتلانہ حملے کے بعد اردن نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ یہ حملہ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے ایجنٹوں نے کیا تھا۔ ان ایجنٹوں نے کینیڈا کے پاسپورٹ حاصل کر رکھے تھے اس اقدام پر

باقی کالم 4 پر

حافظ عبدالحلیم - مربی سلسلہ

قربانیاں کرنے والے

آج کے مضمون میں مالی قربانیاں کرنے والوں کا تذکرہ مقصود ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فیض صحبت سے جماعت احمدیہ کو ایسے ایسے وجود عطا ہوئے ہیں جو اپنا تن من دھن احمدیت پر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور جان ومال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں کا ورد ان کی زبان پر ہوتا ہے۔ بعض تو فدائیت میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہوتے ہیں جس طرح حضرت امام جماعت الرابع نے بارہا فرمایا ہے "کہ بعضوں کو میں زبردستی روکتا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے اوپر اتنے زیادہ بوجھ نہ ڈالو"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ۔ ایک خطبہ میں ایک نوجوان کی قربانی کا تذکرہ بڑے ہی دلنشیں انداز میں فرمایا کسی تحریک پر اس نوجوان نے اپنی گاڑی فروخت کر کے حاصل شدہ رقم راہ خدا میں دے دی اور لکھا "خدارا اس کو قبول کر لیجئے" اور ساتھ ہی لکھا کہ "اب میں گاڑی کی بجائے سائیکل پر دفتر جاتا ہوں ہر پیڈل جو مارتا ہوں اور ہر قدم جو اٹھاتا ہوں عجیب قسم کی روحانی لذت عطا ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے جماعت کے ایک مربی صاحب اپنی تقاریر میں اور مجالس میں بارہا اپنے والد صاحب کی مالی قربانی کا ایمان افروز تذکرہ کیا کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ "میرے والد صاحب بڑے ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ان کی مالی قربانی تو عاشقانہ رنگ لئے ہوئے تھی۔ بچپن میں ہم دیکھا کرتے تھے ایک چھوٹی سی دوکان معمولی سی آمدنی مگر مالی قربانی کی ایسی دھن آپ پر سوار تھی کہ سارا دن جو بھی آمدنی ہوتی شام کو اس کا حساب کر کے رقم شرح کے مطابق الگ تھیلی میں ڈال لیتے یہ ان کا معمول سالہا سال جاری رہا۔ آج خدا کا ہم پر اتنا فضل ہے میرے بھائیوں کے کاروبار کو خدا نے اتنی وسعت دی ہے کہ وہ بڑی بڑی رقوم سالانہ ادا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے والد صاحب کے نمونے کو یاد رکھا ہے۔"

پچھلے دنوں میرے ایک برادر نسبتی بیلجیئم سے اپنے چھوٹے بھائی کی شادی میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لائے میں نے باتوں باتوں میں مالی قربانی کی ادائیگی سے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا "کہ میں نہ صرف شرح کے مطابق دیتا ہوں بلکہ زائد ادائیگی کرتا ہوں۔ خدا کے جتنے ہم پر فضل ہیں یہ سب مالی قربانی کے نتیجے میں ہیں۔ ہم بچپن میں اپنے والد صاحب کو دیکھا کرتے تھے کہ وہ زمیندارہ کر کے خون پسینے کی کمائی میں سے خدا کی راہ میں ذوق شوق سے بڑھ چڑھ کر باقاعدگی سے مالی قربانی کیا کرتے تھے۔ مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا کہ بعض دفعہ میری والدہ صاحبہ مرغیاں بیچ کر مالی قربانی میں حصہ لیا کرتی تھیں اور آج میری مالی قربانی اللہ کے فضل سے تقریباً اسی (80) ہزار فرانک ہے۔ یہ دو ایک واقعات تو ان لوگوں کے بیان کئے ہیں جو مالی قربانی میں راسخ ہو چکے ہیں اور جن کو اس کا چسکا پڑ چکا ہے اور اس کی جزا بھی اس دنیا میں دیکھ چکے ہیں ان کے مال پاکیزہ ہو چکے ہیں۔ مگر خدا کی عجیب شان جو اس جہاد سے محروم ہیں یا قدرے سستی دکھاتے ہیں ان کی خدا کس طرح تربیت فرماتا ہے۔

وہ تذکرہ بھی بڑا ایمان افروز ہے۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ عموماً میرے والد صاحب مجھے چندے کی ترغیب دلایا کرتے مگر ہمیشہ سستی حائل رہتی تھی۔ بروقت چندہ ادا نہ کرنا یا شرح کے مطابق نہ کرنا مگر گزشتہ بابرکت مہینہ میں میری کایا ہی پلٹ گئی ہوا یوں کہ ایک دن فجر کی ادائیگی کے لئے بیت میں گیا وہاں ایک مربی صاحب نے کچھ اس انداز سے مالی قربانی کی تحریک فرمائی کہ دل کی تمام کثافتیں اور کدورتیں دور ہو گئیں اور مالی قربانی کے لئے میرا سینہ کھل گیا۔ سب سے موثر بات جو میرے دل کو لگی وہ یہ تھی کہ آقائے دو جہاں نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ ہمارے قدم پھر بھی مالی قربانیوں میں پیچھے ہوں میں نے اسی مجلس میں تہیہ کیا کہ آج سے ہی مالی قربانی کی ادائیگی وقت پر اور شرح کے مطابق کروں گا۔

میں نے گھر آتے ہی پانچ ہزار روپے لئے اور سیدھا سیکرٹری صاحب مال کے گھر گیا اور رقم ان کے ہاتھ میں تھما کر میں نے کہا میرے ذمہ جو بھی بقایا جات ہیں بیباق کر دیئے جائیں۔ مجھ پر اتنی رقت طاری تھی اور اس بوجھ کے اترنے کی اتنی روحانی لذت آ رہی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اور جذبات سے اتنا مغلوب ہو گیا گھر آ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا گھر والے پریشان ہو گئے۔ بہت دیر کے بعد جب میری طبیعت سنبھلی تو سارا ماجرا گھر والوں کو کہہ سنایا۔ میں نے دیکھا یہ باتیں سن کر میرے والد صاحب کی پیشانی پر ایک خاص چمک تھی وہ اتنے خوش تھے کہ پھولے نہیں سما رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے۔ یہ سب برکتیں یہ سب نعمتیں مالی قربانی ہی کے طفیل ہیں۔ اور بلاشبہ یہ مبارک مہینہ تو مجھے قدر والی رات دے گیا۔

○○○

بقیہ کالم 2

اظہار ناراضگی کے طور پر کینیڈا نے اسرائیل سے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا تھا۔

اردن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات سب سے قریبی ہیں چنانچہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہونے کے بعد اردن نے اس کو دور کرنے میں خاصی کوششیں کیں اور معاملہ کو زیادہ بگڑنے سے بچائے رکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کے زیر انتظام ہوا۔
1926ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پوسٹرز چھپوائے گئے۔
1926ء پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوا۔
1926ء پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔
1927ء پہلی بار امام جماعت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔
1928ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے مہمان ریل گاڑیاں میں قادیان تشریف لائے۔
1928ء پہلی بار محکمہ ریل نے جلسہ کے ایام میں روزانہ سپیشل ریل گاڑی چلائیں۔
1933ء پہلی بار جلسہ سالانہ رمضان میں ہوا۔
1934ء پہلی بار احمدی تجار کی اشیاء کی نمائش لگی۔
1934ء پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ وار تقسیم کیا گیا۔
1936ء پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال ہوا۔
1938ء پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی۔
1939ء پہلی بار حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد امام جماعت الثالث نے تقریر کی۔
1945ء پہلی بار لجنہ کی مجلس شوریٰ ہوئی۔
1947ء پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امام جماعت شریک نہ تھے۔
1948ء پہلی بار پاکستانی شرکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا۔
1949ء پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا۔
1949ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں سپیشل ٹرین چلائی گئی۔
1949ء پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا۔
1958ء پہلی بار حضرت ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی نے بحیثیت صدر لجنہ تقریر فرمائی۔
1958ء وکالت تبشیر کے زیر انتظام ' لٹریچر تصاویر اور نقشوں کی نمائش لگائی گئی۔
1960ء پہلی بار حضرت صاجزادہ مرزا طاہر احمد امام جماعت الرابع نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی
1962ء پہلی بار عالمگیر زبانوں میں شبینہ اجلاس ہوا۔
1965ء پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا۔
1965ء پہلی بار ریڈیو ٹی وی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا۔ ریڈیو نے حضرت صاحب کا افتتاحی خطاب نشر کیا۔
1973ء پہلی بار انفرادی طور پر غیر ملکی مہمانوں کی بجائے وفود کی شکل میں آمد شروع ہوئی۔
1973ء پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے سٹیج سے خطاب کیا۔
1976ء پہلی بار جلسہ میں احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی معیار پر میڈل دیئے گئے۔
1982ء پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلس شوریٰ ہوئی۔
1984ء پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔

نتیجہ ایف ایس سی

○ نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) کا ایف ایس سی کا رزلٹ درج ذیل ہے۔
تعداد کل طلباء 29
فرسٹ ڈویژن 13
سیکنڈ ڈویژن 9
کمپارٹمنٹ 1
R.L 6 (ان کا رزلٹ آنے پر پتہ چلے گا کس ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں)

اس سال کے نتیجہ کی اہم بات یہ ہے کہ 3 لڑکے انجینئرنگ یونیورسٹی 1 میڈیکل کالج میں اور 1 لڑکا ICA میں میرٹ پر داخل ہو جائیں گے۔

پری انجینئرنگ گروپ

احسن ظہیر (670) عاطف رشید (RL) احمد فاروق (857) عتیق احمد ثاقب (865) لطف الرحمان (727) نعمان احمد (RL) علی عمران (675) نوید احمد چوہدری (RL) طیب صدیق (RL) قمر الزمان فاروقی (RL) وحید احمد (517) عدنان نصیر (549) سلمان احمد (853) حماد اصغر (581) عامر حنیف (PH.Math II) انعام گل (615)

پری میڈیکل گروپ

کرامت اللہ دانیال (691) عدنان احمد عارف (822) سید عبدالسلام (770) عطاء الوحید لقمان (755) اسرار احمد خان (606) شکیل احمد شاہد (651) اسامہ انور قریشی (721) غالب احمد قاسم (558) اعجاز احمد (559)

جنرل گروپ

محمد ذکریا (RL) طاہر احمد غالب (770) افتخار احمد (672) محمد سلیم شاہد (555)

(نوٹ) داخلہ کے لئے .N.C.C کے 20 نمبر زائد ہر طالب علم کے حاصل کردہ نمبروں میں جمع ہو جائیں گے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ فیصل آباد بورڈ کے پارٹ I اور پارٹ II کے رزلٹ گزٹ کے مطابق Percentage میں نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کا رزلٹ Top پر ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ سے منسلک ہر فرد کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 15۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ گلاؤ کوما۔ مہمان۔ ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔ اے۔ مبشر۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام معلومات عامہ تقریر۔
11-30 تقریر۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت صاحب
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 16۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔ آلو کے کباب۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ / نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ از خطبہ حضرت صاحب 96-2-2۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 17۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ آلو کے کباب۔
3-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 39 (97-7-13) پارٹ۔ ون
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

زیارت مرکز واقفین نو چک نمبر 71

جنوبی ضلع سرگودھا

○ مورخہ 24 ستمبر بروز بدھ چک 71 جنوبی سرگودھا کا ایک وفد واقفین نو مکرم منیر احمد صاحب رشید مربی سلسلہ اور مکرم نثار احمد صاحب (سیکرٹری وقف نو) کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 14 بچے اور 6 خواتین اور مرد شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ مرکز سلسلہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی اس کے بعد بیت المبارک و بیت الاقصیٰ اور دفتر الفضل کا دورہ کیا لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ مکرمہ صاجزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (نائب صدر لجنہ) سے بچوں اور خواتین نے ملاقات کی آپ نے بچوں اور خواتین کو قیمتی نصائح سے نوازا

مکرمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب صاحبہ نے بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا اور طبی ہدایات سے نوازا۔ وفد نے دفتر وکالت وقف نو کا بھی دورہ کیا جہاں بچوں کا انفرادی جائزہ لیا گیا۔

وفد نے سپنش کلاس دار الرحمت شرقی ب کے واقفین نو طلبہ کے ساتھ دریائے چناب کے کنارے پکنک میں حصہ لیا اور کشتی کی سیر کی اس پروگرام میں مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے وکالت وقف نو کی طرف سے فرائض سرانجام دئے۔ (وکالت وقف نو)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ [illegible] درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے ہنگامی طور پر سعودی عرب سے کراچی پہنچ کر رجسٹرار کو ہدایت دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں آ گیا ہوں۔ جسٹس اجمل اب قائمقام چیف جسٹس نہیں رہے۔ سپریم کورٹ میں طلب کئے گئے فل کورٹ اجلاس کی منسوخی کی اطلاع تمام احباب کو کر دیں۔ چیف جسٹس نے کراچی پہنچ کر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ کو اپنے دائرے میں کام کرنا چاہئے۔ مجھے کسی مشورے کی ضرورت نہیں۔ میں نے جو کام کیا آئین اور قانون کے مطابق ججوں کے نام سینارٹی کے لحاظ سے بھیجے گئے ہیں۔ میں نے کوئی غلط اقدام نہیں کیا۔ سپریم کورٹ کے 20۔ مارچ کے فیصلے سے صورت حال واضح ہے۔ ضرورت پڑی تو مشورہ بھی لوں گا۔

○ جسٹس اجمل میاں اور جسٹس ارشاد نے رد عمل ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے جسٹس سجاد کی وطن واپسی پر پوری فضا بدل گئی۔ اور سپریم کورٹ بلڈنگ میں وکلاء اور صحافیوں کا ہجوم رہا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے کہ عدلیہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مکمل ہم آہنگی ہے۔ بعض سینئر ججوں کے بیانات پڑھنے کے بعد تحقیقات کروں گا۔ ججوں کے بیانات کی تفصیل بتائی گئی تو چیف جسٹس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ کیا وہ انقلاب لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ یو بی ایل کے 8 ہزار ملازمین جبری برطرف کر دیئے ہیں ان ملازمین کو 1991ء میں بھرتی کیا گیا تھا۔ بے نظیر بھٹو حکومت نے ان کو ترقیات دیں۔ برطرف کئے جانے والوں میں ایگزیکٹو افسر سینئر جونیئر کلرک۔ کیشیئر، ڈرائیور اور دیگر ملازم شامل ہیں۔ گولڈن ہینڈ شیک کی سہولت کی بجائے انہیں معمول کے واجبات کے علاوہ صرف 3 ماہ کی تنخواہ ملے گی۔ یو بی ایل کے صدر نے نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔ متاثر ہونے والوں میں 79 ملازمین کا تعلق صرف لاڑکانہ سے ہے۔ لاڑکانہ میں تمام برانچیں احتجاجاً بند رہیں۔ حیدر آباد، کراچی، سکھر، کوئٹہ، لاہور، پشاور کئی دوسرے شہروں میں بھی بڑی تعداد میں ملازمین برطرف کر دیئے گئے ہیں۔

○ پنجاب حکومت نے پنجاب اسمبلی کے 23 ارکان کو مختلف محکموں کا پارلیمانی سیکرٹری مقرر کر دیا ہے۔ سب کو محکمے الاٹ کر دئے گئے ہیں۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے 7 سول اور ایڈیشنل سیشن جج تبدیل کر دیئے ہیں۔

○ جسٹس (ر) اقبال بھٹی کے قتل کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء نے احتجاجی ہڑتال کی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ میں 10 بجے کے بعد وکلاء اپنے مقدمات کی پیروی کے لئے عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ جس پر جج صاحبان اٹھ کر اپنے چیمبروں میں چلے گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سوئٹزر لینڈ میں کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں ہے۔ صفائی عدالت میں پیش کروں گی۔ ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ زرداری کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ہر ضرورت مند کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔

○ تامل ٹائیگرز کے خلاف ایک بڑے حملے میں پانچ دن میں 1020 فوجی اور چھاپہ مار ہلاک ہو گئے۔ سری لنکا کی فوج نے تامل چھاپہ ماروں کا صفایا کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر مہم شروع کر رکھی ہے۔ جافنا کی شاہراہ پر مکمل قبضے کے لئے جنگ ہو رہی ہے۔ اس شاہراہ کے ذریعے عوام کو خوراک اور دوسری ضروری اشیاء کی ترسیل ہوتی ہے۔

○ ترکی میں سابق وزیر اعظم اربکان کی ویلفیئر پارٹی (رفاہ پارٹی) کو کالعدم قرار دیئے جانے کا امکان ہے۔ کالعدم قرار دیئے جانے کی کوششوں میں وزیر اعظم مسعود یلماز پیش پیش ہیں۔ جبکہ جوابی طور پر مسٹر اربکان سیکولرزم پر تنقید کر رہے ہیں۔ تاہم رفاہ پارٹی پر پابندی کی صورت میں الجزائر کی طرح پر تشدد رد عمل کی توقع نہیں۔

○ ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں تبلیغی جماعت کے اجتماع کے دوران کالی آندھی آجانے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو درجن ہو گئی ہے۔ شامیانہ طنابیں اور ستون ٹوٹ گئے ایک ہزار افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں سے 100 شدید زخمی ہیں۔

○ سینی گال میں فوج نے علیحدگی پسندوں پر حملہ کر کے 90 باغیوں کو ہلاک کر دیا۔ 100 زخمی ہو گئے۔

○ مشرق وسطی میں امریکہ مصالحت کرائے گا۔ 27۔ اکتوبر کو واشنگٹن میں کانفرنس ہوگی۔

○ ملکہ الزبتھ کی بھارت میں آمد کے موقع پر مظاہرہ ہوا جس میں مظاہرین نے ملکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ 1919ء میں جلیانوالہ باغ میں فائرنگ کی معافی مانگیں۔

○ چین کو امریکی اسلحہ کی فروخت پر پابندی ختم ہونے کا امکان ہے۔ چین پر اس پابندی سے امریکی اسلحہ ساز کمپنیوں کو نقصان ہوا ہے یہ پابندی دونوں ملکوں کے سربراہوں کی واشنگٹن ملاقات میں ختم ہوگی۔

○ بھارت روس فوجی تعاون کے معاہدہ میں مزید دس سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ 1994ء میں 2000ء تک لئے کیا گیا تھا۔ مگر اب اس میں 2010ء تک کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔

○ بھارتی ریاست میزورام میں ہڑتال سے کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔

○ برطانوی وزیر خارجہ کشمیر پر ثالثی کے اعلان سے مکر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کشمیر کے بارے میں کوئی انٹرویو یا بیان نہیں دیا۔ برطانوی وزیر بھارت کی طرف سے برطانیہ کو تیسرے درجے کی قوت قرار دیئے جانے پر مسئلہ کشمیر کے حل کو اپنی تاریخی ذمہ داری قرار دینے کے اعلان سے مکر گئے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے کواپریٹو سوسائیٹیوں کی آڑ میں قوم کو لوٹا ہے ان سے عوام کی لوٹی رقم ہر حال میں واپس لی جائے گی۔ اور ان کی جائیدادیں ضبط کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ کواپریٹو سوسائیٹیوں کے سکینڈل کو اب دس برس گزر چکے ہیں۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میں واپس آ گیا ہوں اب قائم مقام چیف جسٹس اجمل میاں کوئی انقلاب نہیں لا سکیں گے اور نہ کوئی "کو" کر سکیں گے۔ کیونکہ میرے طیارے کے ملکی حدود میں داخل ہوتے ہی اجمل میاں کی حیثیت ختم ہو گئی ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق چیف جسٹس نے طنزیہ لہجے میں کہا کہ اب قائمقام چیف جسٹس کی "ریگنگ" ختم ہو گئی ہے۔

○ لاہور میں جے یو آئی کے زیر اہتمام آئین شریعت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمیعت کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے موجودہ جمہوری نظام کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جے جو آئی لادین نظام کے خاتمے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ لہٰذا حکمران جنگ و جدل کے بغیر جے یو آئی کا مطالبہ تسلیم کر لیں یا پھر دست بدست جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس کونشن میں صرف مولانا فضل الرحمن ہی کا انداز بیان جنگجویانہ نہیں تھا بلکہ دیگر مقررین نے بھی پاکستان میں طالبان کا رول ادا کرنے کی دھمکیاں دیں۔ اور کہا کہ طالبان افغانستان میں فتح کرنے کے بعد اسلام کا رخ کریں گے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ 25۔ اکتوبر سے ادویات کی قیمتیں کم کر دی جائیں۔ ادویات کا غیر ضروری استعمال روکنے کے رجحان کو فروغ دیا جائے۔ طبی تعلیم کے نصاب میں تبدیلی کی جا رہی ہے۔ بدقسمتی سے صحت کے شعبے میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی۔ دیہات میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مراعات دی جائیں۔ عام لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتوں کے لئے "صحت کارڈ" سکیم شروع کی جا رہی ہے۔

○ وزیر اعظم کے پریس سیکرٹری صدیق الفاروق نے کہا ہے کہ پارلیمٹ ہر ادارے کا کردار متعین کرتی ہے۔ عدلیہ اور حکومت میں کوئی جھگڑا نہیں۔ انہوں نے کہا امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے دھرنے دے دے کر دھرنے کا جنازہ نکال دیا ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ حکمران اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے کروڑوں روپے کے گھپلے کرتے ہیں اور حکمران اردو میڈیم کے عام طلبہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے آج تک حکمرانوں نے تعلیم پر توجہ نہیں دی۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
صبح 9½ تا 2 بجے
شام 5 تا 8½ بجے
فون 211186
فون یا خط سے مشورہ یا دوائی منگوا سکتے ہیں

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون 211538

فروخت وتبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے رہائشی وکمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز متبادل راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی۔ فخر احمد
موبائل 0341-7750609 / 212464
راولپنڈی اسلام آباد: لیڈرز۔ محمد احمد خان
Res: 593883 OFF: 552388.
ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد OFF: 213115

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی • زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ [illegible] ربوہ